بشریٰ رحمٰن کی سفر نامہ نگاری، تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Bushra Rehman's Travelogue Research and Critical Review

Dr. Aqsa Naseem Sindhu
Assistant Professor of Urdu, Govt. Sadiq Woman University BWP,
Dr. Aasma Rani
Assistant Professor of Urdu , Govt. Sadiq Woman University BWP,
Tahir Rafiq
Scholar MS. Urdu, Govt. Sadiq Woman University BWP

Abstract

Columnist, travel writer, Bushra Rehman is also a well-known Novelist, short fiction, poet, politician and social activist from Sir Zameen Bahawalpur. She holds a unique position in Urdu literature as well as in all genres of literature. Even in her travelogues, like fictions and novels, woman seem to have an understanding of the problems facing She also describes woman's psychology, culture and society in her travels society. abroad in the form of a mythical colors and spiritual images. He also highlighted the clubs, hotels, museums, arts, common man's problems and travels in the country she visited. This research paper is an attempt to highlight the creative talents of contemporary female travel journalists through their thought process, which is related to Bushra Rehman travel writing.

قابل ذکر الفاظ: بشریٰ رحمٰن، ناول، افسانہ، سفر نامہ، کالم نگار، موضوع، منظر نگاری، جزئیات وغیرہ

یہ تحقیقی مقالہ بشریٰ رحمٰن کی سفر نامہ نگاری اور عصر حاضر کی خواتین سفر نامہ نگاروں میں کی انفرادیت اور تخلیقی صلاحیتوں کا احاط کرتا ہے۔ بشریٰ رحمٰن صرف سفر نامہ نگار ہی نہیں ہے بلکہ وہ ناول نگار، افسانہ نگار، کالم نگار، شاعرہ، اور سیاست دان اور سماجی کارکن بھی ہیں اس لیے وہ اپنے بیرون ممالک کے اسفار میں جہاں جغرافیائی، تہذیبی، اقتصادی اور معاشرتی زندگی کو موضوع بناتی ہیں وہیں وہ اپنے افسانوں اور ناولوں میں عورت کی نفسیات کا بھی ذکر کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے کئی ممالک کے سفر بھی کیے اور وہاں جو کچھ دیکھا وہی قاری کو دیکھانا کے ساتھ ساتھ اپنا نقط نظر بھی واضح کیا۔ سر زمین حجاز کے اسفار میں بھی وہ خارجی واقعات سے زیادہ داخلی کیفیات کو موضوع بناتی ہیں اور وہاں ان کا لب ولہجہ عقیدت و محبت سے پُر نظر ہے۔ بشریٰ رحمٰن نے زندگی کے اسرار و رموز کو اپنے کرداروں کے ذریعے کہیں شائستہ اور کہیں چٹکلے بازی میں بیان کیا ہے۔ ان کے موضوعات ادبی حوالے سے اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان کے تخلیقی تجربے جو سفر نامہ لکھنے کی بنیاد بنے ان پر بھی سچائی سے روشنی ڈالی جائے۔

اگرچہ یہ ایک تجزیاتی مطالعہ ہے جس میں بشریٰ رحمٰن کی سفر نامہ نگاری کی وضاحت ہے مگر تحقیقی طریقہ کار کو کسی بھی تحقیق میں نمایاں حیثیت حاصل ہے اور مقالہ ہذا چونکہ اقداری مواد پر مشتمل ہے تو اس مقالے کو تاریخی طریقہ تحقیق کے تحت بنیادی وثانوی ماخذات جن میں، کتب، مضامین، اخبارات شامل ہیں، کی مدد سے مکمل کیا گیا ہے۔

موضوع بشریٰ رحمٰن کی سفر نامہ نگاری میں ان کے سیاحت کے نظریات، زندگی کے فلسفے اور مختلف ممالک کے جغرافیہ کو جانچنا مقصود تھا تو اس موضوع پر تحقیق کے دوران جس ادبی مواد کو زیر مطالعہ لایا گیا ہے اس میں بشریٰ رحمٰن کی کتب، دختر پاکستان، وہ باتیں تیری، وہ فسانے تیرے، خصوصی مطالعہ، براہ راست، ٹک ٹک دیدم ٹوکیو، باؤلی بھکارن، نسیم جانب بطحا گذر کن، منزل عشق پر تنہا پہنچے سمیت کئی ادبی کتب شامل ہیں۔

بشریٰ رحمٰن کے تخلیقی سفر کا آغاز زمانہ طالب علمی کے دوران ۱۹۵۵ء میں افسانہ "پھر یادوں کے دیپ جلے" سے ہوا۔ ان کے افسانے مختلف رسائل "جام نو، ساغر نو، ادب لطیف، عکس نو، انڈیا شاہکار، بیسویں صدی اور نیرنگ خیال" میں شائع ہوتے رہے۔ ان کے افسانوں کے مجموعوں میں پشیمان ۱۹۸۵ء، عشق عشق ۱۹۸۶ء، قلم کہانیاں ۱۹۸۸ء، افسانہ آدمی ہے ۱۹۹۴ء، چپ ۲۰۰۷ء، نفس پیمانے ۲۰۱۳ء بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے ناولوں اور ناولٹ کے نام کچھ اس طرح سے ہیں: چارہ گر ۱۹۴۴ء، پیاسی ۱۹۸۰ء، لگن ۱۹۸۸ء، لازوال ۱۹۸۱ء، خوبصورت ۱۹۸۴ء، کس موڑ پر ملے ہو؟ ۲۰۱۱ء، پارسا ۲۰۱۱ء، تیرے سنگ در کی تلاش تھی ۲۰۱۳ء، دانا رسوئی ۲۰۱۱ء، ناولٹ ایک آوارہ کی خاطر ۱۹۸۲ء، بہشت ۱۹۹۶ء، چاند سے نہ کھیلو ۲۰۰۴ء، لالہ صحرائی، بت شکن ۲۰۰۶ء، اللہ میاں جی ۲۰۱۱ء۔ ان کا ناول "لگن" کا چار زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ شعری مجموعہ صندل میں سانسیں جلتی ہیں ۲۰۰۲ء، کالموں کا مجموعہ چادر، چاردیواری اور چاندنی ۱۹۹۵ء، تقریروں کا مجموعہ بے ساختہ ۲۰۰۷ء، انٹرویوز کا مجموعہ یہ باتیں تیری یہ فسانے تیرے ۲۰۱۸ء اور سیاسی آپ بیتی لکھی کو کون موڑے؟ ۲۰۲۱ء میں شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ بشریٰ رحمٰن کی پنجابی کی بھی کچھ تصنیف شائع ہو چکی ہیں۔

ان کے کچھ سفر نامے طبع شدہ اور کچھ زیر طبع ہیں۔ جن میں پہلا سفر نامہ "دور دیس" ہے جو روزنامہ امروز میں قسط وار شائع ہوتا رہا، اس سفر نامے میں ہالینڈ، انگلینڈ اور جرمنی کے ممالک کی سیاحت کے تذکرے شامل ہیں اور یہ سفر نامہ ابھی زیر طبع ہے۔

"براہ راست" ان کا دوسرا سفر نامہ ہے جو ۱۹۸۳ء میں وطن دوست لمیٹڈ لاہور سے شائع ہوا اس سفر نامے کا انتساب بشریٰ رحمٰن نے اپنے بیٹوں مُبشر، بشر، عمر اور احسن کے نام کیا اور سفر نامے کے آغاز میں ادا جعفری کا یہ شعر درج ہے۔

ے رُوداد سفر کی پُوچھتے ہو؟
مَیں خواب میں جیسے چل رہی تھی

اس سفر نامے میں پانچ پڑاو، روم، پیرس، امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کا ذکر شامل ہے۔

"ٹک ٹک دیدم ٹوکیو" ان کا تیسرا سفر نامہ ہے جو ۱۹۸۹ء میں وطن دوست لمیٹڈ لاہور سے شائع ہوا اس کا انتساب انھوں نے "وطن کی مٹی کے نام لو گو۔۔۔ کمایا ہم نے جو نام لو گو۔۔۔۔!" کے عنوان سے کیا۔ اس سفر نامے میں ایشیائی ممالک سعودی عرب، ہندوستان، ملائیشیا، چین، جاپان اور انڈونیشیا کے سفر کا احوال ملتا ہیں۔

"باؤلی بھکارن" کے نام سے ان کے سفر حج کی روداد بھی شائع ہو چکی ہے پہلی مرتبہ طاہر اسلم گورانے زاہد بشیر پرنٹرز لاہور سے شائع کیا۔ اس سفر نامہ میں سفر حج کے علاوہ دورپور تاژ بھی شامل ہیں۔ کتاب کے آغاز میں حضرت بابا بلھے شاہ کا کلام کچھ یوں درج ہے:

ے اللہ دل رَتا میرا
مینوں ب دی خبر نہ کوئی
ب پڑھیا سمجھ نہ آوے
ا دی لذت آئی

اس ایڈیشن میں روپور تاژ باؤلی بھکارن، نسیما جانب بطحا گذر کن اور سفر نامہ حج منزل عشق پر تنہا پہنچے جس کا دوسرا حصہ مدینے کی گلیوں میں جوگن نبی کے نام سے ہے۔

بشریٰ رحمٰن کا سفر نامہ "گوتم بدھ اور پورا چاند" پہلی بار نوائے وقت کے ادبی ایڈیشن میں قسط وار شائع ہوتا رہا۔ اس سفر نامے میں نیپال، سری لنکا، مالدیپ اور کھٹمنڈو جیسے ممالک کی سیاحت کا حوالہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ قلزم قطرہ تو اور میں (اس سفر نامہ میں قطر، ناروے اور ترکمانستان کے ممالک) اور بے مثال دوستی، خوش حال لوگ (ترکی کا سفر نامہ) سفر نامے زیر طبع ہیں۔

بشریٰ رحمٰن کے سفر ناموں میں ہر ممالک کی تاریخی، تہذیبی، جغرافیائی اور معاشرتی معلومات ملتی ہیں اس کے علاوہ ہر ممالک کی عورت کو زیر بحث بھی لیا گیا ہے۔ وہ جس ملک کے شہر میں گئیں وہاں کے کلب، ہوٹل، عجائب گھر، فنون لطیفہ، عام آدمی کے مسائل اور ہم سفروں کا بھی تفصیل سے ذکر کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ مرد کی فطرت رنگین مزاجی اور ازلی کمزوری یعنی حسن پرستی کا بھی ذکر کرتے ہوئے اطالیہ مرد کے حوالے سے لکھتی ہیں۔ اقتباس:

> "خوب صورت عورت کو دیکھ لیں تو دل پر جبر نہیں کر سکتے۔ بڑھ کر خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔"[۱]

اس کے ساتھ ساتھ بیرونی ممالک میں عورت کے حقوق (خاص طور پر ازدواجی زندگی میں عورت کے حقوق) اور دوسرے ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو وہاں آباد ہونے کے لیے کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اقتباس:

> "جب روٹی اور نوکری کا مسئلہ ہو گیا تو مقامی لوگوں نے ستانا شروع کر دیا۔ ہمارے بچے جو اس ماحول سے نامانوس تھے، سکول میں جایا کرتے تو مقامی بچے موقع پا کر انھیں سکول کے اندر پیٹا کرتے۔ وہ ہر روز لہو لہان ہو کر آتے۔۔۔ سکول کے پرنسپل سے شکایت کی تو اس نے صاف کہہ دیا۔۔۔"جو کچھ سکول کے گیٹ کے باہر ہوتا رہتا ہے میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں۔"[۲]

جب کسی سرزمین کا باشندہ کینیڈا جیسے ملک میں قدم رکھتا ہے تو اسے کئی کئی طریقوں سے ستایا اور ہراساں کیا جاتا ہے۔ انھیں اذیتوں کے ساتھ جانی و مالی نقصان بھی پہنچائے جاتے ہیں یعنی ان کے راستے میں مشکلات ایسے کھڑی کر دی جاتی ہیں کہ وہ تنگ ہو کر اس ملک سے بھاگ جائیں لیکن جو لوگ اپنی کشتیاں جلا کر جان ہتھیلی پر رکھ کے اس سرزمین پر قدم رکھتے ہیں اور وہ صبر سے مظالم برداشت کرتے ہوئے جدوجہد جاری رکھتے ہیں۔ امریکہ کے جھنڈے پر موجود لائنوں اور ستاروں کے حوالے سے بشریٰ رحمٰن لکھتی ہیں:

> "یہ تیرہ لائنیں امریکہ کی ابتدائی ریاستوں کی نشاندہی کرتی ہیں اور پچاس ستارے بعد میں ابھرنے والی ریاستوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔"[۳]

بشریٰ رحمٰن نے امریکہ جیسے ملک کی جہاں جغرافیائی، تہذیبی، سماجی زندگی کو بیان کیا ہے وہاں مشرق اور مغرب کے تضادات کو بھی زیر بحث لا کر یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ جو کچھ اپنے وطن میں ہے وہ کہیں نہیں ہے۔ انور سدید براہ راست کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

> "بشریٰ رحمٰن کا سفر نامہ "براہ راست" میں۔ روم، پیرس، کینیڈا اور برطانیہ و امریکہ کی تہذیبی اور سماجی زندگی پیش کی ہے لیکن خوبی کی بات یہ ہے انہیں ہر جگہ اپنی مشرقی تہذیب برتر نظر آئی اور انہوں نے تضاداتِ تہذیب سے یہ حقیقت باور کرائی کہ "اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے۔"[۴]

بشریٰ رحمٰن نے براہ راست میں شامل ممالک کا سفر ذوق و شوق اور سکون قلب کے لیے کیا اس لیے یہ سفر نامہ جذبہ تخیل، مشاہدے اور مطالعے کا امتزاج ہے جہاں انھوں نے مختلف ممالک کی خوبیاں بیان کی ہیں وہاں اپنے وطن کی سماجی برائیوں کا بھی ذکر کرتے ہوئے ان کا لہجہ طنز کے ساتھ دکھ، کرب اور پشیمانی میں ڈوبا ہوا ملتا ہے:

"یہ سفر نامہ اٹلی، پیرس، واشنگٹن، کینیڈا اور برطانیہ جیسے ترقی یافتہ ممالک کی تہذیب معاشرت کا عکس ہے۔ بشریٰ نے اپنے افسانوی انداز سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح کی روحانی تصویریں موجود ہیں۔ چٹکلے، شعری لذت اور درپردہ جذبوں کا تماشا۔"۵

ٹک ٹک دیدم ٹوکیو سفر نامہ مشرق بعید اور مشرق وسطی کے ممالک کا ہے اس سفر نامے میں شامل ممالک کی تہذیب و ثقافت، زبان، رہائش اور بود و باش میں فرق ہے، ان ساری معلومات کو ایک ہی سفر نامے میں بیان کرنا اور بوجھل پن سے بچ نکلنا مشکل کام ہے لیکن بشریٰ رحمٰن نے کمال فن سے ان تمام پہلوؤں پر مکمل معلومات بیان کی ہیں اور قاری کی دلچسپی کے لیے تاریخی مقامات کی تاریخ کو بھی بیان کیا ہے اس سفر نامہ کو ان کے ممالک کے نام سے ہی ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جاپان براعظم ایشیاء کے مشرق میں جزیروں کے ایک بڑے سلسلے پر مشتمل شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے۔ موجودہ دور میں صنعتی ترقی کی وجہ سے جاپان ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہے۔ جاپانی قوم کا اولین مقصد صرف کام اور بس کام ہی ہوتا ہے۔ جاپان نے تعلیم کے میدان میں کافی ترقی کر لی ہے اور ان کی تعلیم میں چالیس ہزار کریکٹرز ہیں جن میں سے تین ہزار کریکٹر زیادہ یاد کرنا ضروری ہوتے ہیں۔ اقتباس:

"پہلے سات سال بچے کو پرائمری یا ایلمنٹری سکول میں رکھا جاتا ہے۔ پھر اسے دو سال جونیئر سکول میں رکھا جاتا ہے۔ چوں کہ ابتدائی تعلیم کے پورے نو سال وہ اپنی زبان سیکھنے میں لگاتا ہے۔ اس لئے سکولوں کی سطح پر وہ کسی دوسری زبان کی جانب توجہ نہیں دے سکتا۔"۶

جنگ عظیم دوم کے بعد جب مردوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے عورت کو چار دیواری سے باہر نکالا گیا تھا تب سے جاپانی عورت کے خیالات بدل گئے ہیں وہ گھر پر ملازمت کو فوقیت دیتی ہے۔ تقریباً ۸۰ فیصد عورتیں ملازمت کرتی ہیں۔ جاپان میں تاریخی عمارات میں بلند و بالا ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور سریلا محل (جو ۱۶۰۳ء میں شوگن حکمران نے تعمیر کروایا تھا) کی ہے۔ جاپان کی قومی زبان جاپانی ہے اور وہ انگریزی نہیں سمجھتے البتہ جاپان کی اوساکا یونی ورسٹی میں باقاعدہ اُردو کا شعبہ بھی موجود ہے جہاں پچاس یا ساٹھ طلباء اُردو کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جاپان میں اسلامک سنٹرز میں نکاح کا ایک الگ ہی طریقہ ہے جس کو بشریٰ رحمٰن نے اس طرح بیان کیا ہے:

"پہلے وہ جاپانی قانون کے مطابق عدالت میں جاکر تمام کوائف کے مطابق شادی کرتے ہیں اور سرٹیفیکیٹ ہمارے پاس لاتے ہیں۔ اس سرٹیفیکیٹ کو دیکھ کر ہم ان کا نکاح اسلامی طریقہ سے کر دیتے ہیں۔"۷

بشریٰ رحمٰن سرکاری دورہ پر چین میں پاکستان کے وزیر اعظم محمد خاں جونیجو کے وفد کے ساتھ پنجاب کی نمائندگی کر رہی تھی۔ چین میں آبادی کے لحاظ سے ۲۲ صوبے ہیں اور دارالخلافہ بیجنگ ہے جس میں پانچ سو سال سے زائد تاریخ کے شواہد ملتے ہیں اس شہر کے گذشتہ کئی سالوں میں کئی نام بدل چکے ہیں موجودہ نام بیجنگ ہے اس کو چین کی ثقافت اور علوم و فنون کا دل بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں چار سو سے زائد ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور سترہ سے زائد یونی ورسٹیاں، کالج اور قومی رہنماؤں کے مقبرے بھی ہیں۔ چین کے شہر گوئیلن کے ایک حصے کو خوبصورتی کی بنا پر اسلام آباد کا نام اور شنگھائی شہر کو آبادی و رقبے کے لحاظ سے کراچی کا جڑواں شہر کہا جاتا ہے۔ دیوارِ چین چینی قوم کی مستقل مزاجی، انتھک کوشش، قومیت کے تحفظ اور فن تعمیر کا نادر نمونہ ہے۔ اقتباس:

"اگر کوئی چین جائے اور دیوار چین کو دیکھے بغیر آجائے تو مانو اس نے۔۔۔ اس لیے نہیں کہ دیوار چین چین کے اپنے خالص قدیم ترین فن تعمیر کا نادر نمونہ ہے نہ اس لیے کہ یہ دنیا کے عجائبات میں سے ایک عجوبہ ہے صرف اس لیے کہ یہ دیوار اس کے پیچ وخم اس کی مضبوطی اس کی راہ داریاں، اس کی طوالت چینی قوم کے محنتی مزاج، انتھک کوشش اور قومیت کا تحفظ کا منہ بولتا شہکار ہے۔"۸؎

بشریٰ رحمٰن نے چین کی تاریخی حیثیت، تہذیب وثقافت، انداز زندگی، علوم وفنون، نظام حکومت کے تبدیل ہوتے حالات، تعلیمی اداروں، یونیورسٹیاں، ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، طبی اداروں، چلڈرن پیلس، یتیم خانوں، اولڈ کیئر ہومز، میوزیم، عمارات، مقبرے اور دیوار چین جیسے موضوعات کو بھی خوبصورت انداز میں قاری تک پہنچایا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان خصوصاً دلی کی مختلف صورت حال، تقسیم ہند اور ہجرت کے کربناک حالات، لوگوں کے خیالات اور تاثرات کے ساتھ لال قلعہ، قطب مینار، تاج محل، نظام الدین اولیاء جیسے تاریخی مقامات کی مصوری بڑے خوبصورت انداز میں کی ہے۔ اقتباس:

"اچانک دور سے دو آنکھوں نے جھانکا۔۔۔ سفید کشادہ۔۔۔ کھلی کھلی۔۔۔ روشن۔۔۔ اور اداس آنکھیں زندگی میں پہلی بار، ایک ایسی عمارت دیکھی۔۔۔ جو آنکھوں کی طرح دیکھتی تھی۔۔۔ جو بصارت سے مالامال تھی۔ یوں جیسے کسی نے سفید براق طشت میں دو آنکھیں رکھ کے آپ کی طرف بڑھائی ہو۔"۹؎

مصنفہ نے ایران کے تاریخی پس منظر، انقلابِ جنگ، ایران کے مختلف احوال، عوام کے نظریات اور فکر اسلامی، دینی نقطۂ نظر سے اسلام کی اہمیت، قم ومشہد کے روح پرور مناظر کے ساتھ ایرانی تہذیب وکلچر، شادی بیاہ، مقدس مقامات کی مزارات پر حاضری کو دلکشش انداز میں بیان کیا ہے۔

بشریٰ رحمٰن کا سفر حج نامہ "منزل عشق پر تنہا پہنچے" کے نام سے ہے، جس میں ظاہری باطنی سفر کے ساتھ کیفیات واحساسات کا بھی ذکر ملتا ہے، خانہ کعبہ کی زیارت، حج کی سعادت مندی جیسے موضوعات کو بھی پر لطف انداز میں بیان کیا ہیں اس کے ساتھ ساتھ حجاج کی مختلف ممالک سے آئی تعداد، سعودی حکومت کے انتظامات، بزرگان دین کے اقوال، خواجہ غلام فرید کے سرائیکی اشعار مع اُردو ترجمہ، عبادت الہیٰ میں مشغول زائرین کے قلبی جذبات کو خوب صورت لب ولہجے میں بیان کیا ہے۔

"یہاں دیوانے لوگ سینہ چاک کر دیتے ہیں اور جیسے اپنے اللہ سے لپٹ جاتے ہیں دیکھا تم نے۔۔۔ دہلیز کو سینہ سے لگائے یوں چمٹے ہیں جیسے موت ہی ان کو جدا کر سکے گی۔ یہ اللہ کا دروازہ ہے۔ یہ اس کے گھر کی چوکھٹ ہے فقیر چوکھٹ پر کھڑے صدا لگاتے ہیں اور پھر جس چوکھٹ سے کچھ ملنے کی امید ہو وہاں سے کون جاسکتا ہے؟"۱۰؎

بشریٰ رحمٰن نے رپورتاژ "باؤلی بھکارن" اور "نسیما جانب بطحا گذر کن" میں خارجی واقعات سے زیادہ داخلی کیفیت کو موضوع بنایا ہے، سرزمین حجاز کے سفر میں اس کا لہجہ عقیدت ومحبت سے پُر ہے اور وہ شوق وارفتگی سے دیدہ ودل کو سیراب کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے جذبات میں جنون اور والہانہ پن

ہے جیسے کوئی مسلمان کثرت جذبات سے اپنے رب کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ ٹوٹے ہوئے دل اور بے چین روح کی آواز سنتا ہے، اللہ اتنا نوازتا ہے کہ بندہ دینے والی ذات کی سخاوت پر دم بخود رہ جاتا، جب کہ اپنا دامن عمل کی دولت سے یکسر خالی ہوتا ہے۔ وہ معمولی اور غیر معمولی واقعات کو اپنے جادوئی بیان اور تمثیل نگاری سے بے حد دلچسپ بنا دیتی ہے۔

بشریٰ رحمٰن کے تمام سفر نامے اپنی انفرادیت کے ساتھ صرف خواتین سفر نامہ نگاروں میں نہیں بلکہ اُردو کے بیش تر سفر ناموں میں بھی اہم مقام رکھتے ہیں۔ یہ سفر نامے صرف ادبیت سے ہی بھرپور نہیں بلکہ حقیقت، تخیل، افسانوی عناصر، رومان، مزاح اور اسلوب کی پختگی کا بھی آئینہ دار ہیں۔ سفر نامے کے ذریعے بشریٰ رحمٰن کی شخصیت کے کئی پہلو شگفتگی، جذباتی پن، خوش طبعی، حاضر جوابی، صاف گوئی، خلوص و ہمدردی اور نرمی بھی سامنے آتے ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ بشریٰ رحمٰن، "براہ راست"، وطن دوست لمیٹڈ، لاہور، نومبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۲

۲۔ بشریٰ رحمٰن، "براہ راست"، وطن دوست لمیٹڈ، لاہور، نومبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۸۵

۳۔ بشریٰ رحمٰن، "براہ راست"، وطن دوست لمیٹڈ، لاہور، نومبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۷

۴۔ انور سدید، ڈاکٹر، "اردو ادب میں سفر نامہ"، مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، لاہور، س ن، ص ۳۷۲

۵۔ مزمل بھٹی، ڈاکٹر، "خواتین سفر نامہ نگار"، مشمولہ، الزبیر سفر نامہ نمبر، اُردو اکادمی بہاول پور، ص ۵۲۱

۶۔ بشریٰ رحمٰن، "ٹک ٹک دیدم ٹوکیو"، وطن دوست لمیٹڈ، لاہور، جون ۱۹۸۹ء، ص ۵۵

۷۔ بشریٰ رحمٰن، "ٹک ٹک دیدم ٹوکیو"، وطن دوست لمیٹڈ، لاہور، جون ۱۹۸۹ء، ص ۸۷

۸۔ بشریٰ رحمٰن، "ٹک ٹک دیدم ٹوکیو"، وطن دوست لمیٹڈ، لاہور، جون ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۵

۹۔ بشریٰ رحمٰن، "ٹک ٹک دیدم ٹوکیو"، وطن دوست لمیٹڈ، لاہور، جون ۱۹۸۹ء، ص ۲۷۲

۱۰۔ بشریٰ رحمٰن، "باؤلی بھکارن"، زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۲۶